سچائی کی حفاظت کرنا مسلمان کی شان

از.. قلم محمد سلمان دھلوی

اس عنوان کاانتخاب برایں بنا کیا گیاہے کہ آج امت مسلمہ کاایک بڑاطبقہ جھوٹ جھوٹ نہی گردانتاہے بلکہ اب تو جھوٹ کو سچ دکھاناانتاآسان ہوگیاہے کہ سچ کو سچ کہنے میں خوف خطر محسوس کیاجاتاہے لیکن جھوٹ کو برجستہ سچ سمجھ کر کہدیاجاتاہے اور مخاطب جھوٹ کو سچ بسہولت تسلیم کرتاہے برخلاف اگر کوی سچ بولے تواس کوثابت کرنے کے لیے ہزاراہاں ہزار دلیلیں دینی پڑتی ہیں

جب کہ میرے آقاسرور کونین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کاارشاد پاک ہے

الصدق ینجی والکذب یھلک.

ترجمہ ..

سچ بولنے والانجات پاتاہےاور جھوٹاہلاک وغارت ہوتاہے

لیکن کف دست یہ بات کہنی پڑرہی ہے کہ ہم نے فرمان رسول اللہ کو پس پشت ڈال کراپنی من چاہی گفت وشنید کواگر سچ ثابت کرناپڑے توایڑی سے چوٹی تک کی قوت کو صرف کردیتے ہیں اگرہم اسی قوت کو سچای'امانت' ودیانتداری میں استعمال کریں توامت بہت بڑیے خسارہ ونقصان سے بچ جائے گی

اسی بابت اللہ تبارک وتعالی نے ارشادفرمایا

لِیَجزِیَ اللہُ الصَّادِقِینَ بِصِدقِہِم وَیُعَذِّبَ المنافِقِینَ اِن شَاءَ اَوَیتُوبَ عَلَیہِم اِنَّ اللہَ کَانَ غَفُوراً رَّحِیماً::: تاکہ اللہ صدق والوں کو اُن کے صدق کی جزاء عطا فرمائے اور اگر چاہے تو منافقوں کو عذاب دے یا اُن کی توبہ قبول کرے بے شک اللہ بخشش کرنے والا اور بہت ہی رحم کرنے والا ہے (سورت الأحزاب/آیت 24،)

اللہ جل جلالہ کے اس فرمان سے یہ روشن وعیاں ہو جاتی ہے کہ مؤمن کہ شان میں سے ہے صدق' اور جھوٹ منافق کی پہچان ہے' اور یہ کبھی نہی ہو سکتا ہے کہ صدو کذب ایک ساتھ جمع ہوں

اور منافق کو کل قیامت میں عتاب خداوندی کا شکار ہونا پڑے گا جبکہ سچ بولنے والے کو اللہ دنیا و آخرت دونوں جہاں سرخ روی اور کامیابی و کامرانی عطاء فرمایے گا. اور سچ بولنے پر محض ثووب کا دار و مدار نہیں رکھا بلکہ آخرت میں نجات کے اسباب میں سے ایک بنیادی سبب بنایا

. جیسا کہ خود رب کریم قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے

.. ترجمہ

قَالَ اللہُ ہٰذَا یَومُ یَنفَعُ الصَّادِقِینَ صِدقُہُم لَہُم جَنَّاتٌ تَجرِی مِن تَحتِہَا الأنہارُ خَالدِینَ فِیہَا اَبَداً رَّضِیَ اللہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ ذَلِکَ الفَوزُ العَظِیمُ::: اللہ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں سچے لوگوں کو ان کی سچائی نفع دے گی ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہیں، ان باغات میں یہ سچے لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ عظیم کامیابی ہے (سورت المائدہ/آیت 119،)

صدق کو عرفا لفظ سچای سے ہی لوگ شناخت کرتے ہیں اور اس کا مفہوم سچ بولنا لیا جاتا ہے جبکہ در حقیقت اس کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ انسان ظاہری طور پر و باطنی طور پر سب کے سامنے ہو یا تنہا ہو اس کا قول اس کا عمل و کردار اس ظاہر و باطن سب ایک دوسرے کی تکذیب نہ کرتے ہوں تب وہ صادق و امین ہے ورنہ تو ظاہر کچھ باطن کچھ تو پھر اسی کا نام منافقت ہے اور منافق کا ٹھکانہ سیدھا جھنم ہے' جس کے بارے قرآن کہتا ہے

وبِأس المصیر

کہ وہ بہت برا ٹھکانہ ہے

. کہیں پر کہتا ہے

مأواھم جھنم

قرآن کریم واحادیث شریف نے جابجا جھوٹوں اور منافقوں پر لعنت کی ہے لیکن آج ہم مسلمانوں نے جھوٹ کو اپنے لیے لازم پکڑ لیا ہے اگر کوی بات کہو تو کہیں گے کہ اگر دنیا میں رہنا اور کارر بار کرنا ہے تو کچھ تو ملاوٹ (جھوٹ) کرنا ہی پڑے گا ورنہ تو کاروبار ختم ہو جایے گا لیک وہ قہر خداوندی اور وعید رسول علیہ السلام کو فراموش کر دیتے ہیں

اس بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے

اِیمان کے لیے اِخلاص لازمی صفت ہے اور صدق اِخلاص کو اپنے اندر لیے ہوتا ہے، یعنی ہر ایک صاحب صدق مُخلص ہوتا ہے لیکن ہر مُخلص صاحبِ صدق نہیں ہوتا، اور سچ بولنے والوں کو ایک انعام خداوندی یہ ملتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت عام کر دی جاتی ہے' اور دوسرا انعام یہ عطا فرمایا کہ ،ان کی بہت ہی زیادہ سچے ہونے کی خبر ہر ایک اِیمان والے اور اِیمان والی کے دِل و دماغ میں راسخ کر دی اُس کی زُبان اور قلم پر رائج کر دی، اور آخرت میں اس کا بہترین بدلہ یہ عطاء کیا جایے گا کہ (أَنعَمَ اللہُ عَلَیھِم مِّنَ النَّبِیّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّہَدَاءِ وَالصَّالِحِینَ وَحَسُنَ أُولَـٰئِكَ رَفِیقاً::: اور جو اللہ کی اطاعت کرے گا اور رسول (صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم) کی اطاعت کرے گا تو وہ (آخرت میں) یقیناً، نبیوں اور صدیقوں اور شھیدوں اور نیکوکار لوگوں کے ساتھ ہو گا اور یہ ساتھی (تو) بہت ہی اچھے ہیں (سورت النساء/آیت 69 ،)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ یقیناً یہ جانتا تھا کہ اُسکی مخلوق میں کچھ ایسے بدبخت بھی ہوں گے جنہیں اُس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے پہلے بلافصل خلیفہ ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہُ کی یہ فضیلت بھی برداشت نہ ہو گی اس لیے اگلی ہی آیت میں، ایمان والوں کی دِل جمعی کے لیے اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہُ سے بغض و عناد رکھنے والوں کے لیے عذاب کی خبر کے لیے اِرشاد فرمایا (ذَٰلِكَ الفَضلُ مِنَ اللہِ وَکَفَی بِاللہِ عَلِیماً::: یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ (سب کے بارے میں) بہت اچھی طرح علم رکھنے والا کافی ہے (سورت النساء/آیت (70)

.اللہ رب العزت ہم سب کو سچای کی راہ پر چلنے کی سعادت نصیب فرمایے اور جھوٹ سے بچایے

آمین ثم آمین